الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

” دین کی ضروری باتیں “(part 02b)

67 ”سب سے پہلے انسان“

حضرت ابوذر غِفاری رَضِیَ اللہ عَنْہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اکیلے مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے قریب بیٹھ گیا تو پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ابوذر! دو رکعت تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد میں داخل ہونے کے بعد پڑھی جانے والی نفل نماز) ادا کرلو۔“ فرماتے ہیں: میں وہاں سے اٹھا نماز ادا کی اور پھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا پھر میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے (چند سوالات کیے، ان میں یہ سوال بھی تھے، میں نے)

عرض کی: انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں کتنے رسول ہیں؟

آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں 313 رسول ہیں۔

پھر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! پہلے نبی کون ہیں؟

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَام)۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا وہ نبیِ مُرسَل ہیں؟

ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ پاک نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا (دست ہاتھ کو کہتے ہیں مگر اللہ پاک ہمارے ہاتھوں کی طرح کے ہاتھ سے پاک ہے یعنی اللہ پاک نے اپنی قدرت اور طاقت سے پیدا فرمایا) اور آپ کے جسمِ مبارک میں روح ڈالی (یعنی جان ڈالی)۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، الحدیث:۳۶۲ والمسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۱۵۵۶ والمعجم الکبیر، الحدیث:۱۶۵۱ ملتقطاً)

اس حدیث شریف سے پتا چلا کہ انسانوں میں اللہ پاک نے سب سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی

سے بنایا پھر آپ کے مبارک جسم میں روح پھونکی (یعنی آپ کے مبارک جسم میں جان ڈالی)۔ اور آج تک دنیا میں جتنے بھی انسان پیدا ہوئے اور ہوں گے سب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد ہوئے ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے دنیا میں اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے بہت سارے انبیاء اور رسول بھیجے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

---

68 ”سمجھدار چیونٹی(ant)“

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بہت بڑا لشکر (trops یعنی بہت سارے لوگوں کو) لے کر ایک جگہ سے گزرے جہاں بہت زیادہ چیونٹیاں (ants) تھیں، لشکر کو دیکھ کر چیونٹیوں کی ملکہ (queen) نے تمام چیونٹیوں سے کہا: اے چیونٹیو! تم سب اپنے گھروں میں چلی جاؤ کہیں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کا لشکر تمھارے اوپر چل نہ پڑے اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔ **”سمجھ دار چیونٹی“(ant)** کی یہ بات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے تین (3) میل (three miles) دور سے سن لی اور مسکرائے (smiled) پھر اپنے لشکر کو روک دیا تاکہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں چلی جائیں۔ اللہ پاک نے اس واقعے کو قرآنِ پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے، (ترجمہ۔ Translation:) یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تمہیں کچل نہ ڈالیں۔ (پ۱۹، النمل:۱۸، ۱۹) (ترجمہ کنزالعرفان)

اس قرآنی واقعے سے یہ درس (lesson) ملا کہ اللہ پاک نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ طاقت دی ہے کہ انہوں نے تین میل دور سے چیونٹی کی ہلکی آواز کو بھی سن لیا۔ آپ غور (consider) کیجئے کہ جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی سننے کی طاقت اتنی ہے تو پھر تمام نبیوں کے سردار اور ہمارے پیارے آقا حضرت

محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سننے اور دیکھنے کی طاقت کیسی ہو گی؟

دوسری بات یہ پتا چلی کہ ایک چیونٹی بھی جانتی ہے کہ اللہ پاک کے نبی کسی پر ظلم نہیں کرتے اس لیے اُس نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ "اپنے گھروں میں چلی جاؤ، ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کو پتہ بھی نہ چلے اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا لشکر تمھارے اوپر چل پڑے۔" **تیسری بات یہ پتا چلی کہ** انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام ظلم نہیں کرتے بلکہ جانوروں پر بھی رحم فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی جانوروں (animals) پر رحم کرنا چاہیے۔

---

69 "اَنْبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام"

{} اللہ پاک نے دنیا والوں کی ہِدایت وراہنمائی اور ان تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے مختلف وقتوں میں اپنے پسندیدہ بندے دنیا میں بھیجے جنہیں "نبی" اور "رسول" کہا جاتا ہے {} اللہ پاک پر لازم نہیں تھا کہ نبیوں کو بھیجتا، اُس نے صرف اپنے فضل و کرم سے دنیا میں نبیوں کو بھیجا {} نبی وہی ہے کہ جس کی طرف اللہ پاک کی جانب سے وحی نازل ہو، چاہے کوئی فرشتہ وحی لے کر آئے یا بغیر کسی واسطے کے (direct) وحی نازل ہو {} نبیوں پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ کسی عام شخص پر ہرگز نازل نہیں ہو سکتی {} نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، یعنی نبی کا خواب جھوٹا ہونا ممکن نہیں {} اللہ پاک نے جتنے بھی نبی بھیجے وہ سب انسان اور مرد تھے، کوئی بھی جن یا عورت نبی نہیں ہوا {} انسان اپنی کوشش یا بہت زیادہ عبادت کے ذریعے نبی نہیں بن سکتا {} اللہ پاک صرف اپنے کرم سے جسے چاہتا ہے نبی بنا دیتا ہے {} ایک بار کوئی نبی بن جائے تو ہمیشہ نبی رہتا ہے، اس سے کبھی بھی نبوت واپس نہیں لی جاتی {} اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے درمیان بہت سے نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا {} قرآن کریم میں کئی نبیوں کا واضح طور پر نام مبارک آیا ہے۔ جیسے:

حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام،

حضرتِ اِسحاق عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ شعیب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ لُوط عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ہُود عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ایّوب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ اِلیاس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یَسَع عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یونُس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ذُوالْکِفْل عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ صالح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ محمّدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (ماخوذ از بہارِ شریعت، جلد ۱، ص ۲۸ تا ۵۸، ہمارا اسلام، ص ۴۸ تا ۵۴ ملخصاً)

---

70 "روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں"

ایک مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: اے بلال! آؤ ناشتہ کریں۔ تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ یہ سن کر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنا رزق (sustenance) کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں بڑھ رہا ہے۔ پھر فرمایا: اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں (bones) تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ، ۲/۳۴۸، حدیث: ۱۷۴۹)

اس حدیثِ مُبارک سے یہ سیکھنے کو ملا کہ روزہ رکھنا کتنی اچھی بات ہے کہ اس سے ہمیں کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں جن میں سے دو یہ ہیں: (1) ہڈیاں تسبیح کرتی (bones glorify Allah) (2) فرشتے، اللہ پاک سے روزہ رکھنے والے کی بخشش (forgiveness) کی دعا کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ روزے کو اُس کے آداب کے مطابق پورا کریں یعنی روزے کے مسائل اور آداب سیکھیں اور ان پر عمل بھی کریں۔ نہ صرف رمضان المبارک کے روزے رکھیں بلکہ نفل روزے رکھنے کی بھی کوشش کریں۔

تعارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پہلے ایک غلام (slave) تھے (پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو ملا وہ غلام ہوا، آج کل غلام نہیں ہوتے)۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نام "بلال" ہے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/ ۲۰۰، ملخصاً) مؤذنِ رسول اور سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِین (یعنی اذان دینے والوں کے سردار) کے القاب (titles) سے مشہور ہیں۔ (معجم کبیر، ۵/ ۲۰۹، حدیث: ۵۱۱۹) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا انتقال 20 سنِ ہجری میں ہوا۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/ ۴۴۵)

جنّتی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان:

خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انبیاء اور شہیدوں کے بعد سب سے پہلے بلالِ حبشی کو جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔

(ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/ ۴۵۹، حدیث: ۲۶۵۵، ملتقطاً)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

---

71 "شَیطان نے نَماز کے لیے جگایا!"

سردارِ مکّہ، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک مشہور صحابی اپنے گھر میں سو رہے تھے، اچانک آپ کو کسی نے اُٹھایا، آنکھ کھول کر جب دیکھا تو جگانے والا نظر نہیں آیا، اُس وقت آپ نے فرمایا: کون ہے؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ یہ سن کر شیطان نے کہا: میرا نام "اِبلیس" ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حیران (surprised) ہو کر اس سے فرمایا: ابلیس کا کام تو مسلمان کو سُلا کر اُس کی نماز قضا کرا دینا ہے تو اگر اِبلیس ہے تو پھر تو نے مجھے نماز کے لیے کیوں جگایا؟ تیرا کام تو ہے نماز چھڑانا، نماز پڑھانا تیرا کام ہی نہیں۔ یہ سن کر ابلیس نے کہا کہ میں نے اس لیے جگا دیا کہ اگر اس وقت کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ خوب افسوس کرتے اور دل سے روتے۔ اِس رونے کی وجہ سے، اللہ پاک آپ کو دو سو رَکعت نمازوں سے بھی زیادہ ثواب دے دیتا! لِہٰذا میں نے آپ کو نماز کے لیے جگا دیا ہے تا کہ آپ کا ثواب زیادہ نہ ہو جائے۔ (مثنوی معنوی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنوی ج ۲ دفتر دوم ص ۳۲۸۔۳۴۸ ملخصاً)

اس حکایت سے ہمیں یہ درس(lesson) ملا کہ شیطان ہمارا بہت بڑا دشمن ہے۔اس لیے ہمیں شیطان کے وسوسوں کا علاج کرنے کی کس قدر ضرورت ہے؟اس کے لیے اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"وسوسے اور ان کا علاج"** کو پڑھ لیجئے۔

تَعارُف(Introduction):

وہ **جنّتی صحابی، عاشقِ نماز، کاتبِ وحی (یعنی اللہ پاک کے پیغام کو لکھنے والے)، صحابی ابنِ صحابی حضرتِ امیر مُعاوِیہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھے اور ان کو نماز سے کیسی محبّت تھی۔ حضرتِ امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ خود صحابی، والد محترم بھی صحابی، امّی جان صحابِیہ اور پیاری بہن اُمِّ حبیبہ نہ صرف صحابیہ بلکہ اللہ پاک کے کرم سے **"اُمُّ الْمُؤمِنِین"** اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ(wife) بھی تھیں(رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ)۔

حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کُرتا مبارک، ایک چادر، ناخن شریف اور چند موئے مبارک (یعنی بال شریف) وغیرہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وفات کے وقت وصیّت فرمائی کہ میری وفات کے بعد ان مُبارک کپڑوں میں مجھے کفن دیا جائے اور ناخن شریف و موئے مبارَک میرے منہ اور ناک پر رکھ دیے جائیں پھر مجھے دفن کر دیا جائے۔(ابن عساکر ج۵۹ ص۲۲۹)

جنّتی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

بخاری شریف میں ہے کہ **خاتَمُ النَّبِیِّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں غزوہ کرے گا، انہوں نے (جنّت) واجب کر لی۔(بخاری ج۲ ص۲۸۸ حدیث ۲۹۲۴) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے جنّتی ہونے کی گواہی دیتی ہے۔یہ غزوہ حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے زمانے(time) میں ہوا اور حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس کے اَمیر (یعنی سردار) تھے۔ **لہٰذا ثابت ہوا آپ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنّت واجب ہوئی اور آپ** رَضِیَ اللہُ عَنْہ **تو ان کے امیر (یعنی سردار) تھے**۔(تعلیقات الامام اہل السنۃ علی العلل المتناہیۃ ص۵)

ہر صحابئِ نبی جنّتی جنّتی

---

72 ”قرآن و حدیث اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ“

قرآنی آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

{} تمام صحابہ جنّتی ہیں {} اللہ پاک ان سب سے راضی ہے اور یہ خدا سے راضی ہیں {} ان کے لئے جنّت کے باغات ہیں {} یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے رفیق (یعنی ساتھی) ہیں {} غیر مسلموں کے مُقابلے میں سخت اور آپس میں نرم دل {} عبادت، رکوع اور سجدوں کا شوق رکھنے والے {} اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والے کام کرتے ہیں {} نورانی چہروں والے {} پاک دل والے {} پاک سیرت (یعنی اچھے اخلاق) والے {} حکمت والے ہیں {} ان کا ایمان معیار (standard) ہے {} راہِ خدا میں جان، مال، گھر بار قربان کرنے والے {} مؤمنوں کے مددگار {} سچّے ایمان والے {} خدا کی طرف سے مغفرت اور عزّت والے رزق کے حقدار (entitled) ہیں {} اُمت میں سب سے افضل {} ان کی محبت، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی محبت {} ان سے نفرت، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے نفرت {} انہیں تکلیف دینا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو تکلیف دینا ہے {} ان کی تعظیم (respect) فرض ہے {} ان کی توہین (insult) حرام ہے اور ان کے گستاخ، اللہ پاک کی گرفت کا شکار ہوں گے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ، اپریل ۲۰۱۹، ماخوذاً)

---

73 ”نماز تو ایسے پڑھنی چاہیے!“

حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بہت توجہ کے ساتھ (یعنی اچھے انداز سے) نماز پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور قریب ہی آپ کا بچّہ تھا، چھت سے ایک سانپ اُس کے قریب گر پڑا۔ لوگوں نے ”سانپ سانپ“ کہہ کر شور مچایا اور آخر کار اس سانپ کو مار دیا۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہ

عَنْہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ (سیر اعلام النبلاء، ۴/۴۶۴) یعنی نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ لوگوں کے شور وغیرہ کا پتا ہی نہیں چلتا تھا۔

یہ سچا واقعہ ہمیں درس دیتا ہے کہ ہمیں نماز پوری توجہ کے ساتھ ادا کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ یہی انداز ہمیں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی زندگی سے ملتا ہے۔ یہ دینی مسئلہ بھی یاد رکھیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: نماز میں دو کالی چیزوں سانپ (snake) اور بچھو (scorpian) کو قتل کر دو (احمد، ابوداؤد) عُلماء فرماتے ہیں: اگر نمازی، نماز میں سانپ یا بچھو دیکھے تو اسے مار سکتا ہے۔ (اگر اس طرح مارا کہ نماز ٹوٹ گئی تو نماز) دوبارہ پڑھنی ہوگی مگر یہ شخص نماز توڑنے کی وجہ سے گنہگار نہ ہوگا۔ (مُلخصاً مراۃ، جلد ۲، ص ۲۲۹)

تعارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا **خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پھوپھی (یعنی والد صاحب کی بہن) حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے بیٹے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے داماد (یعنی آپ کی بیٹی، ان کی بیوی) ہیں۔ (کرامات صحابہ، ص ۱۲۰)

جنّتی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان:

حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہجرتِ مدینہ کے موقع پر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد **دنیا میں جنّت کی بشارت پانے والے صحابی حضرت زبیر بن عوام** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور والدہ "**حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ہیں۔ آپ بہت بہادر اور نماز و روزہ سے محبت کرنے والے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سترہ (17) جُمادی الاولیٰ 73 سنِ ہجری کو شہید ہوئے۔ (تہذیب الاسماء، ۱/۲۷۴، ۳، طبقات الکبریٰ، ۸/۲۰۱)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

---

74 "اللہ کا کرم ہو گیا"

حضرتِ عبدُالرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بہت امیر صحابی تھے۔ ہجرت (یعنی مکّہ شریف سے مدینہ پاک جانے) کا حکم ملنے کے بعد جب حضرتِ عبدُالرّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مکّہ پاک میں اپنا سب مال چھوڑ کر خالی ہاتھ مدینہ شریف میں پہنچے تو پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دوسرے مہاجرین (مکّے شریف سے مدینہ پاک آنے والے صحابہ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کی طرح ان کا بھی ایک انصاری (مدینے پاک میں رہنے والے) صحابی حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ بھائی چارے (brotherhood) کا تعلق بنا دیا (یعنی اب یہ دونوں ساتھ رہیں گے)۔

حضرت سعد بن ربیع انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مال دار تھے، آپ نے اپنے مہاجر بھائی حضرت عبدالرّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لیے اپنا آدھا مال دے دیا۔ حضرت عبدالرّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے بھائی کی اس پیشکش (offer) سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور فرمایا: "اللہ آپ کو برکت دے، میں آپ کے مال سے کچھ نہ لوں گا، بس آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیں۔" یعنی میں خود اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمانا چاہتا ہوں۔ حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ کو بازار کا راستہ بتایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے گھی اور پنیر (cheese) کا کاروبار شروع کر دیا تو اللہ پاک نے آپ کے مال میں برکت پیدا فرمادی۔ (بخاری، حدیث: ۲۰۴۸، ج ۲/ ۴ ملتقطاً) اور آپ پھر امیر (rich) ہو گئے۔

اس حدیثِ پاک سے یہ سیکھنے کو ملا کہ ہمیں ہر حال میں اللہ پاک پر یقین رکھنا چاہیے جیسا کہ حضرت عبدُالرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کیا۔

تعارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت عبدُالرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی والدہ کا نام "حضرت شفا بنتِ عَوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا" ہے۔ حضرتِ عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، عمر میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے تقریباً دس سال چھوٹے تھے۔ (طبقات ابن سعد، ۳/ ۹۲) آپ کا انتقال 31 یا 32 سنِ ہجری میں ہوا، انتقال کے وقت آپ کی عمر 72 یا 75 سال تھی۔ (معجم کبیر، حدیث: ۲۶۲، ج ۱، ص ۱۲۸) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُن دس صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم میں سے ایک ہیں کہ جنہیں ایک ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جنّت کی خوشخبری سنائی۔

جنّتی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود حضرت عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے عبدُ الرَّحمٰن بن عوف! تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو۔ (مسلم بشرح النووی، جزء:۲، ۳/۱۷۲)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

---

75 "اُمت میں سب سے افضل"

{} صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کی تو کیا شان ہے، اللہ پاک فرماتا ہے۔ ترجمہ (Translation): تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اُس کے چنے ہوئے (selected) بندوں پر۔ (پ۱۹، النمل:۵۹) حضرتِ عبد اللہ بنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا نے فرمایا کہ چُنے ہوئے بندوں سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ مراد ہیں۔ (خزائن العرفان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ:۵۹) {} صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کی تو کیا شان ہے، ان کے بارے میں نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں (stars) کی طرح ہیں ان میں سے جس کے پیچھے چلوگے راہ (path) پاؤ گے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، ۲/۴۱۴، حدیث:۶۰۱۸) {} صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کا امّت میں سب سے افضل ہونا، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یوں بیان فرمایا: "میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی (شخص) اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو وہ اُن کے ایک مُد (ایک پیمانہ، اس scale) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مُد کے آدھے کو۔" (بخاری، ۲/۵۲۲، حدیث:۳۶۷۳) {} صحابہ سے مَحبّت رکھنا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت رکھنا ہے {} ان سے نفرت رکھنا، پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے نفرت کرنا ہے {} ان کے بارے میں دل و زبان سنبھالنے کا حکم ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو طعن و تشنیع (یعنی اعتراضات وغیرہ) کا نشانہ نہ بنا لینا۔ پس جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری مَحبّت کی وجہ سے ان سے مَحبّت کی اور جس نے ان سے

بُغض (یعنی نفرت کا معاملہ) رکھا تو اس نے میرے بُغض کی وجہ سے بُغض رکھا اور جس نے انہیں اِیذا (یعنی تکلیف) پہنچائی تو اس نے ضرور مجھے اِیذا پہنچائی اور جس نے مجھے اِیذا (یعنی تکلیف) پہنچائی تو ضرور اس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی اور جس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے۔" (ترمذی، ۵/۴۶۳، حدیث:۳۸۸۸)

---

76 "بارش شروع ہوگئی"

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے زمانے (time) میں مدینہ منورہ میں شدید قحط (famine) پڑ گیا (یعنی بارشیں نہ ہونے کے سبب کھانے پینے کی چیزوں کی بہت کمی ہوگئی) اور اس کی وجہ سے عرب والے پریشان ہوگئے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ لوگوں کو جمع کر کے مدینہ منورہ سے باہر ایک میدان میں لے گئے ان میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایسے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ بھی موجود تھے کہ جن کا مرتبہ (rank) بہت بڑا تھا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے ہاتھ سے حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ہاتھ لیا اور ان کو اپنے آگے کھڑا کر کے اللہ پاک سے یوں دعا کی:

یااللہ! پہلے جب ہم بارش وغیرہ کی کمی کا شکار ہوتے تھے تو تیرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو وسیلہ بنا کر (یعنی آپ کے صدقے سے) بارش کی دعا مانگتے تھے اور تو ہم کو بارش عطا فرماتا تھا مگر آج ہم تیرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے ہیں لہٰذا تو ہمیں بارش عطا فرمادے پھر حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے تو چاروں طرف بادل آگئے اور اسی وقت اتنی بارش ہوئی کہ لوگ (گوں) کے گھٹنوں (knees) تک پانی آگیا اور وہ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ چند لوگ خوشی اور محبّت سے حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی چادر کو چومنے لگے اور کچھ لوگ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے جسم مبارک پر ہاتھ لگا کر برکتیں حاصل کرنے لگے۔ (بخاری، ۲/۵۳۷، رقم:۳۷۱۰، مستدرک للحاکم، ۴/۴۰۰، رقم:۵۴۸۹ وغیرہ)

اس سچے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کوملا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اُن سے تعلق رکھنے والوں کے وسیلے اور صدقے سے دعا کرنا صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کا طریقہ ہے۔

تَعَارُف(Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت عباس بن عبدُالمطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا، **خاتَمُ النَّبِیّٖین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا ہیں۔ اسلام لانے سے پہلے اور بعد میں بھی مکہ میں آنے والے حاجیوں کو آبِ زم زم پلاتے تھے۔(اسد الغابہ،۳/۱۶۳،الثقات لابن حبان،۱/۱۸) حضرت عباس عمر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے تین سال بڑے تھے۔ایک بار کسی نے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ آپ نے بہت خوبصورت اور محبّت بھری بات کہی: کہ بڑے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہی ہیں مگر میں پہلے پیدا ہوا ہوں ۔(مصنف ابن ابی شیبہ،۸/۴۸،رقم:۶۵ملخصاوغیرہ)انتقال کے وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو چند نصیحتیں کیں پھر اپنا منہ کعبۃُ اللہ شریف کی طرف کرتے ہوئے کلمہ شریف پڑھا اورآپ کا انتقال ہوا ۔(تاریخ ابن عساکر،۲۶/۳۷۶،۳۷۷) آپ کا انتقال اٹھاسی (88) سال کی عمر میں سن 32 سنِ ہجری رجب یا رمضان المبارک کے مہینے میں جمعہ کے بابرکت دن 12 تاریخ کو ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔(الاستیعاب،۲/۳۶۱،۳۶۲)

حضور کے چچا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ جس نے انہیں (یعنی حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو) تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ آدمی کا چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ (ترمذی،۵/۴۲۲،حدیث:۳۷۸۳،مسند احمد،۶/۱۶۴،حدیث:۱۷۵۲۴)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت محبت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حمزہ شکار کے لیے گئے ہوئے تھے ابو جہل نے کعبہ شریف میں حضورِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت زیادہ برا بھلا کہا جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ شکار سے واپس گھر آئے تو آپ کی بیوی نے بتایا کہ اگر آپ کچھ دیر پہلے آتے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ ابو جہل آپ کے بھتیجے (یعنی بھائی کے بیٹے) کے ساتھ کیا کیا کر رہا تھا۔ یہ سنتے ہی آپ غصے میں آگئے اور کمان (bow) ہاتھ میں پکڑے ابو جہل کے پاس پہنچے اور ابو جہل کے سَر پر اس زور کے ساتھ کمان ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور خون نکلنے لگا، پھر فرمانے لگے: میرا دین وہی ہے جو میرے بھتیجے کا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اب میں ان کے بارے میں کوئی بات نہ سنوں، اگر تم سچے ہو تو مجھے مسلمان ہونے سے روک کر دکھاؤ۔ (معجم کبیر، ۳/ ۱۴۰، حدیث: ۲۹۲۶) ابو جہل کہنے لگا: غلطی میری ہی ہے کہ آج میں نے آپ کے بھتیجے (یعنی بھائی کے بیٹے) کو بہت برا بھلا کہا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام، ص ۱۱۴) حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی زبان سے اسلام لانے کی بات کہہ کر گھر واپس آئے تو شیطان نے وسوسہ ڈالا: تم تو قریش کے سرداروں (chiefs) میں سے ہو، کیا تم اپنا دین بدل دو (change کر لو) گے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پوری رات بے چینی (restlessness) میں گزری، صبح ہوتے ہی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوئے اور اپنی پریشانی بتائی تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسلام کا حق اور سچا ہونا آپ کو سمجھا دیا، جس پر حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یہ کہنے لگے کہ میں دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں۔ (مستدرک للحاکم، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۴۹۳۰)

اس حدیث شریف سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ اللہ پاک جسے چاہتا ہے حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔

تعارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بہت ہی خوبصورت تھے۔ (تذکرۂ سید الشہداء، ص ۱۸، ۱۷ ملخصاً) بہترین

اخلاق والے اور بہترین سپاہی (soldier) تھے۔(کواکب سبعہ، ص۵۶) آپ 3 سنِ ہجری ماہِ شوال، غزوہ اُحد میں شہید ہوئے اور وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شہدائے اُحد کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے پھر حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کا بھی یہی عمل رہا جبکہ حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ تو یہاں آکر تین مرتبہ سلام کہا کرتے تھے۔(کتاب المغازی للواقدی، ۱۰/۳۰۰تا۳۱۳)

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیں اور فاتحہ خوانی کے بعد ان کے درجات کی ترقی اور اپنے لیے مغفرت کی دعائیں کریں۔ **یاد رہے!** عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے، بلکہ مزارات کی حاضری بھی منع ہے، صرف اور صرف نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضہ مبارکہ پر عورتوں کو حاضری کی اجازت ہے،(بلکہ واجب ہونے کے قریب ہے) اس کے علاوہ کسی بھی مزار یا قبرستان میں فاتحہ کے لیے عورتوں کو جانا منع ہے، اجازت نہیں ہے، گھر سے ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ایصالِ ثواب کر دیں۔(تجہیز و تکفین کا طریقہ ص ۲۹۸)

حضور کے چچا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

ایک صحابی نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے میں اس کا کیا نام رکھوں؟ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ اپنے چچا حمزہ سے محبت ہے لہٰذا انہیں کے نام پر اپنے بچّے کا نام (حمزہ) رکھو۔(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، ۲/۲۱، حدیث:۱۸۳۹، ۱۸۳۷)

آپ کی شہادت کی وجہ سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت دکھ ہوا اور آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو کہ آپ رشتہ داروں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور نیک کاموں میں آگے آگے رہتے تھے۔(معجم کبیر، ۳/۱۴۳، حدیث:۲۹۳۷) اللہ پاک نے آگ پر ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا ہے کہ وہ حضرت حمزہ کے جسم کے کسی حصے (part) کو جلائے۔(طبقات ابن سعد، ۳/۸)

تقریباً 46 سال بعد حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی حکومت میں اُحد پہاڑ کے درمیان سے ایک نہر کی کھدائی (digging) کے دوران اتفاق سے ایک شہید کے پاؤں میں بیلچہ (shovel) لگ گیا جس کی وجہ سے

زخم سے تازہ خون بہہ نکلا۔ یہ شہید کوئی اور نہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے محترم چچا، حضرتِ امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے۔(طبقات ابن سعد،۱/۸۷، الاستیعاب،۱/۴۲۵)

---

78 ”اہلِ بیت اور ان کی فضیلت“

اہلِ بیت:

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہلِ بیت کے معنٰی ہیں گھر والے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اہلِ بیت کا لفظ چند معنٰی میں آتا ہے:(1)جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے (2)حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد (3)حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر میں رہنے والے جیسے اَزواجِ پاک۔(یعنی مقدّس بیبیاں)۔(مراٰۃ المناجیح،۸/۴۵۰ملخصا)یعنی اہلِ بیت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پاک بیبیاں، حضرتِ مولیٰ علی اور سب اولادِ پاک شامل ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم۔

تفسیرِ خزائنُ العرفان میں ہے: حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی محبّت اور آپ کے اَقارِب (یعنی رشتہ داروں) کی محبّت دِین کے فرائض (یعنی ضروری باتوں) میں سے ہے۔(خزائنُ العرفان، پ۲۵، الشوریٰ، تحت الآیۃ:۲۳، ص۸۹۴)

اہلِ بیت کی فضیلت:

(1)اللہ پاک (کی خوشی) کے لیے مجھ سے محبّت کرو اور میری (خوشی) کے لیے میرے اہلِ بیت (یعنی میرے گھر والوں) سے محبت کرو۔(ترمذی،۵/۴۳۴، حدیث:۳۸۱۴)(2)ہمارے اہلِ بیت سے بُغض (یعنی نفرت) رکھنے والے کو اللہ پاک جہنّم میں داخل کرے گا۔(مستدرک للحاکم،۴/۱۳۱، حدیث:۴۷۷۱)(3)میری شفاعت میری اُمّت کے اس شخص کے لئے ہے جو میرے اہل بیت سے محبت رکھنے والا ہو۔(جامع صغیر، ص۳۰۱، حدیث:۴۸۹۴)(4)قیامت کے دن بندہ اس وقت تک اپنے قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اس سے چار باتوں کے بارے میں سوالات نہ کر لیے جائیں:(۱)عمر کن کاموں میں گزاری (۲)جسم کس طرح استعمال کیا (۳)مال کہاں خرچ کیا اور کہاں سے کمایا

اور(۴)اہلِ بیت سے محبت رکھی؟(معجم کبیر،۱۱/۸۳،حدیث:۱۱۱۷۷،ملخصاً)

---

79 "قبر والوں سے گفتگو"

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ قبرستان سے گزرے، آپ نے فرمایا:"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ وَرَحْمَۃُ اللہ یعنی اے قبر والو! تم پر سلامتی اور اللہ پاک کی رَحمت ہو۔" پھر فرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنے بارے میں بتاؤ گے یا ہم بتائیں؟ وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے "وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحمۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کی آواز سنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے امیرُ الْمُؤمِنِین! آپ ہی بتائیں کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم (distributed) ہو گئے، تمہاری بیویوں نے دوسری شادیاں کر لیں، تمہاری اَولاد یتیموں میں ہے، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط (durable) بنایا تھا، اب اُس میں تمہارے دشمن رہتے ہیں۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: اے امیرُ الْمُؤمِنِین! ہمارے کفن پھٹ گئے، ہمارے بال جھڑ گئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں ہماری آنکھیں باہر آ گئیں اور ہمارے جسم سے پیپ (pus) نکل رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔

(شَرحُ الصُّدُور ص۲۰۹، ابن عساکر ۲۷/۳۹۵)

اس سچی حکایت سے پتا چلا کہ جب بھی قبرستان جائیں تو وہاں دفن کیے گئے مسلمانوں کو سلام کریں، وہ ہمارا سلام سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ ان کا جواب اللہ پاک کے نیک بندے بھی سن لیتے ہیں اور ان سے بات بھی کر لیتے ہیں۔ **یہ بھی پتہ چلا کہ** جو بندہ نیک کام کر کے فوت ہوتا ہے، اُسے اُس کا فائدہ قبر میں بھی ملتا ہے۔ دنیا اچھی کرنے کے لیے جو مال جمع کیا ہو گا، قبر اور قیامت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

تَعَارُف(Introduction):

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، جنّتی صحابی، اہلِ بیتِ مُصطفٰی، قادریوں کے پیشوا، امیرُ المومنین حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہ مکّہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والِدۂ ماجدہ حضرت فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے آپ کا نام "حیدر" رکھا، والِد نے آپ کا نام "علی" رکھا۔ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کو "**اَسَدُ اللہ**" کا لقب (title) دیا، اس کے علاوہ "**شیرِ خدا**" اور "**مولا مشکل کُشا**" بھی آپ کے مشہور لقب ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔

(مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۱۲ وغیرہ ملخصا)

اہلِ بیتِ نبی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

آپ کی کُنیّت (kunyah) ابوالحسن اور ابو تراب ہے، تیرہ (13) رجب المرجب جمعہ کے دن مکّہ شریف میں پیدا ہوئے، دس (10) سال کی عمر میں ہی مسلمان ہو گئے تھے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس رہے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے آپ کا نکاح ہوا اور حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی جو اولاد حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے ہوئی، انہیں سید کہا جاتا ہے۔

---

80 "اللہ پاک سے مشورہ"

ہماری پیاری امّی جان، اُمّ المؤمنین، حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے پاس حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے اور کہا کہ تمہیں خوشی (یعنی مُبارک) ہو کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے تمہارے لیے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے ربّ (یعنی اللہ پاک) سے مشورہ نہ کرلوں۔ پھر وہ اٹھیں اور اپنی نماز کی جگہ پر گئیں اور سجدہ کرکے اللہ پاک سے عرض کیا: اے اللہ! تیرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے چاہا ہے اگر میں ان کے لائق (یعنی قابل) ہوں تو تو مجھے اُن کے نکاح میں دے دے۔ اسی وقت اُن کی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ (Translation):

ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا(ترجمہ کنزالعرفان)(پ ۲۲،الاحزاب:۳۷) پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے جو زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے پاس جائے اور انہیں خوشخبری دے کہ اللہ پاک نے ان کو میرے نکاح میں دے دیا ہے؟ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خادمہ حضرت سلمی رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بھاگتی ہوئی گئیں اور حضرتِ زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کو یہ خوشخبری(good news) سُنادی۔ یہ بات سنتے ہی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے اپنے زیورات(jewelry) اُتار کر حضرت سلمی رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کو تحفے(gift) میں دے دیئے اور شکرانے کا سجدہ کیا پھر دو مہینے روزے سے رہنے کی نذر مانی(یعنی اپنے اوپر لازم کیا کہ وہ دو مہینے روزے رکھیں گی)۔(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص ۴۷۷)

اس حدیثِ مُبارک سے پتا چلا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ادب بہت ضروری ہے۔ صحابیہ کو بھی خوف(یعنی ڈر) تھا کہ کیا میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح میں آکر ان کا ادب کر سکتی ہوں یا نہیں؟ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت(یعنی تعلق) رکھنے والی ہر چیز(مثلاً آپ کے فرمان، سنّت، مدینے پاک) کا بہت زیادہ ادب(respect) کریں۔

تعارُف(Introduction):

جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمّ المؤمنین، حضرتِ زَیْنَب بنت جحش رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کا نام بَرّہ تھا۔ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کا نام بدل کر زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھَا رکھا۔(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص ۴۷۵) بُرّہ کے معنٰی ہے نیک اور پرہیز گار، اپنے منہ سے اپنے آپ کو نیک کہنا یا اس طرح کے نام رکھنا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پسند نہ تھا۔ اس وجہ سے اُمّ المؤمنین کا نام بدل دیا۔

حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: مجھے چند فضیلتیں(اچھی چیزیں) ایسی ملی ہیں جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کسی اور زوجہ(یعنی بیوی) کو نہیں ملیں۔ ایک یہ ہے کہ میرے جدّ(یعنی دادا وغیرہ) اور آپ کے جدّ ایک ہیں، دوسرے یہ کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا تیسرے یہ کہ اس نکاح کے معاملے میں جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گواہ تھے۔(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص ۴۷۸)

اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے کوئی عورت حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے زیادہ نیک کام کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی، رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والی، اور اپنے آپ کو ہر عبادت کے کام میں مصروف رکھنے والی نہیں دیکھی۔(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۸)

ایک دن اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم (یعنی اُمھات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ) میں سے میری وہ زوجہ (یعنی بیوی) سب سے پہلے وفات پا کر مجھ سے ملے گی جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔ یہ سن کر سب نے ایک لکڑی سے اپنا ہاتھ ناپا (measure کیا) تو حضرت سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا لیکن جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد اُمھات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ میں سے سب سے پہلے ہماری پیاری امّی جان، حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے وفات پائی تو اس وقت لوگوں کو پتا چلا کہ ہاتھ لمبا ہونے سے مراد صدقہ زیادہ کرنے والی تھا۔ کیونکہ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے ہاتھ سے کچھ کام کرتی تھیں اور اس سے آنے والی رقم فقیروں پر صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔(مدارج النبوۃ جلد۲ ص۴۷۶ تا ۴۷۸ وغیرہ)

---

81 "اہلِ بیت کی شان"

حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت پر دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

(1) اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔(ترمذی، ۵/۴۰۲، حدیث:۳۷۴۴)

(2) میں جس کا مولا (یعنی مدد کرنے والا یا دوست) ہوں علی (بھی) اُس کے مولا ہیں۔(ترمذی، ۵/۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳)

حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی فضیلت:

(1) نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: فاطِمہ تمام جہانوں کی عورتوں اور سب جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔

(2)مزید فرمایا:فاطِمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہیں جس نے اِسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(1)ایک اور رِوایت میں ہے:جو چیز انہیں پریشان کرے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز انہیں تکلیف دے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح،کتاب المناقب،ج ۲،ص ۴۳۶،الحدیث:۶۱۳۹)

امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی فضیلت:

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ وہ جنّتی جوانوں کے سردار کو دیکھے تو وہ حَسَن کو دیکھ لے۔(تاریخ ابن عساکر،۱۳/۲۰۹)

امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی فضیلت:

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ پاک اُس (شخص) سے محبت فرمائے جو حسین سے محبت کرے۔

(ابن ماجہ،باب فضل الحسن والحسین،۱/۵۱،حدیث:144)

---

82 "ایمان سب سے اہم ہے"

"فِرْعَون" کے ستّر ہزار (70،000) جادوگروں نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے مقابلہ (competition) کیا۔ تمام جادوگر 300 اونٹوں پر مختلف رَسّیاں اور لکڑیاں لے کر آئے، جبکہ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاتھ میں ایک **عصا** (یعنی لاٹھی) تھی، جادوگروں نے اپنی رَسّیاں اور لکڑیاں زمین پر ڈالیں تو پورا میدان بڑے بڑے سانپوں سے بھرا ہوا نظر آنے لگا، دوسری طرف حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ میں موجود **لاٹھی** زمین پر ڈالی تو وہ ایک دَم اَژْدَھا (بہت بڑا سانپ) بن گئی اور میدان میں نظر آنے والے تمام سانپوں کو اُس لاٹھی نے کھالیا، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے ہاتھ میں لیا تو وہ پہلے کی طرح لاٹھی بن گئی۔ جادوگروں نے جب یہ دیکھا تو وہ سب حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لے آئے۔(صراط الجنان،ج۳،ص ۴۰۳ ملخصًا)

حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے جب یہ دیکھا تو وہ بھی فوراً ایمان لے آئیں (یعنی مسلمان ہوگئیں)۔ جب

فرعون کو پتا چلا تو اس ظالم نے ان پر بہت ظلم کیا اور حضرت آسیہ رَحۡمَۃُاللہِعَلَیۡہَا کے ہاتھوں پیروں میں لوہے کی بہت بڑی بڑی کیلیں (nails) ٹھونک دیں کہ آپ ہل بھی نہ سکتی تھیں پھر آپ کو دھوپ میں ڈال دیا اور بھاری پتھر سینے پر رکھنے کا حکم دیا جب پتھر لایا گیا تو حضرت آسیہ نے اللہ پاک سے عرض کی: یاربّ! میرے لئے جنّت میں ایک گھر بنادے۔ فوراً انہیں جنّت میں سفید موتیوں سے بناہوا گھر دکھادیا گیا پھر اللہ پاک نے ان کی روح، ان کے جسم سے نکال لی۔ جب ان کے جسم پر پتھر رکھا گیا تو ان کے جسم میں روح نہیں تھی تو انہیں کچھ بھی درد محسوس نہ ہوا۔ (عمدۃالقاری، کتاب احادیث الانبیاء ۱/ ۱۴۴)

اس واقعے اور حکایت سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ ایمان سب سے قیمتی (precious) دولت ہے۔ اور ایمان کی حفاظت جان کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے۔

تَعَارُف (Introduction):

اللہ پاک کی ولیہ، حضرت آسیہ رَحۡمَۃُاللہِعَلَیۡہَا مصر میں رہتی تھیں اور ایک نیک خاتون تھیں۔ مال و دولت کی ان کے پاس کوئی کمی نہ تھی، اللہ پاک کے کرم سے یہ غرور (یعنی تکبُّر) سے بہت دور تھیں۔ ان کے پاس ہر وَقت خادم ہوتے اور یہ غریبوں سے بہت محبت کیا کرتیں اور بہت زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں۔ اسی لیے لوگ انہیں اُمُّ الْمَسَاکِیۡن (مسکینوں کی ماں) بھی کہا کرتے۔ (مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین...، حدیث: ۴۱۵۰، ۳/ ۴۵۷)

جب فرعون کو ان کے ایمان لانے کی خبر ہوئی تو پہلے اُس نے حضرت آسیہ کی ماں کو بُلایا اور کہا: میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس نے موسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلَام) کے خُدا کا انکار نہ کیا تو ضرور اسے قتل کردوں گا۔ ماں نے اکیلے میں جا کر حضرتِ آسیہ کو فرعون کی بات ماننے کا کہا تو آپ رَحۡمَۃُاللہِعَلَیۡہَا نے جواب دیا: کیا میں اللہ پاک کا انکار کروں...!! خدا کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کرونگی۔" (الکامل فی التاریخ، قصۃ موسیٰ علیہ السلام ونسبہ... الخ، ۱/ ۱۴۱)

اللہ کی ولیہ رَحۡمَۃُاللہِعَلَیۡہَا کی شان:

ایک مرتبہ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے فرمایا: "خوش ہو جاؤ تم جنّتی عورتوں کی سردار ہو!" انہوں نے پوچھا: حضرتِ آسیہ اور مریم کہاں ہونگی؟ آپ نے فرمایا: آسیہ اپنے زمانے کی عورتوں کی اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو۔(مشکل الاثار للطحاوی، ۱/۳۶، الجزء الاول، الحدیث ۱۰۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے حدیثِ پاک بیان کی کہ جس میں اہلِ جنّت کی افضل عورتوں کا بتایا گیا تھا اُن میں حضرت مریم و حضرت آسیہ بھی تھیں۔(زرقانی جلد ۳ ص ۲۲۳ تا ۲۲۴) حضرت مریم اور حضرتِ آسیہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح میں ہوں گی۔(مراٰۃ جلد ۷، ص ۴۲۰، شرح ۲۷)

---

83 "چار (4) کلمات"

حضرتِ جُوَیْرِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فجر کی نماز کے وقت میرے پاس سے تشریف لے گئے اور (سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد) چاشت کی نماز ادا فرمانے کے بعد تشریف لائے تو میں اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا: جب میں تمہیں یہاں چھوڑ کر گیا تھا تو کیا تم اُس وقت سے اِسی طرح بیٹھی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار (4) کلمات (یعنی چار جملے) تین تین مرتبہ پڑھے ہیں، اگر انہیں تمہارے آج کے تمام ذکر کے ساتھ وزن (weight) کیا جائے تو میں نے جو پڑھا ہے، اُس کا وزن زیادہ ہو گا، وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (ترجمہ: اللہ پاک کے لیے پاکی اور حمد (یعنی تعریف) ہے، اللہ پاک کی مخلوق کی تعداد (number) کے برابر اور اللہ پاک کی رضا کے برابر اور اللہ پاک کے عرش کے برابر اور اللہ پاک کے کلمات (words) کی روشنائی (ink) کے برابر)۔(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۷۲۶، ص ۱۴۵۹ ملخصاً)

یادرہے! اللہ پاک کی مخلوق کی تعداد، اللہ پاک ہی جانتا ہے اور جسے اللہ پاک اس کا علم دے، وہ جانتا ہے۔ اللہ پاک کی رضا، اللہ پاک کا عرش، اللہ پاک کے کلمات کی روشنائی بھی اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے اور جسے وہ اس کا علم دے، وہ جانتا ہے۔

اس حدیثِ پاک اور سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ پڑھنے کا بہت ثواب ہے، ہمیں یہ تسبیح بھی پڑھنی چاہیے۔

تَعَارُف(Introduction):

جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ **خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہونے سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ مدینہ پاک سے چاند چلتا ہوا میری گود میں آ گیا، یہ خواب میں نے کسی کو نہیں بتایا اور میں خود اس خواب کا مطلب سمجھ گئی اور پھر ایسا ہی ہوا (کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح فرمالیا)۔

(مدارج النبوت، قسم ۵، ج ۲، ص ۴۸۰)

ہماری پیاری امّی جان، حضرتِ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا پہلا نام بھی بَرَّۃ (نیکی کرنے والی) تھا، پیارے آقا، مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کا نام بدل کر جُوَیْرِیہ رکھ دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ کوئی یہ کہے "برہ کے پاس سے نکل آئے" (برہ کے معنی نیکی و احسان کے ہیں)۔ (مسلم، کتاب الآداب، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۰)

اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان:

حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ میں جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سب سے زیادہ خیر (یعنی بھلائی) اور برکت والی ہیں۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، ج ۲، ص ۴۸۰ ملخصاً)

---

84 "حضرت امیر مُعاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی اہلِ بیت (آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر والوں) سے محبّت"

{} حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: حضرت علیُّ الْمُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے چند نُقُوش (یعنی نشان) بھی آلِ ابو سفیان (یعنی ہمارے خاندان) سے بہتر ہیں۔ (الناھیۃ، ص ۵۹)

{} ایک مرتبہ آپ نے حضرت علیُّ الْمُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور اہلِ بیت کے زبردست فضائل بیان

فرمائے۔(تاریخ ابن عساکر،۴۲/۴۱۵) ایک مرتبہ آپ نے حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیۡم کے فیصلے کو مانا اور علمی مسئلے میں کسی کے ذریعے آپ سے رابطہ بھی فرمایا۔(سنن الکبریٰ للبیہقی،۱۰/۲۰۵،موطا امام مالک،۲/۲۵۹)

{}ایک موقع پر آپ نے حضرت ضَرّار سے کہہ کر حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیۡم کے فضائل سنے اور روتے ہوئے دُعا کی: اللہ پاک ابو الحسن (یعنی حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْه) پر رحم فرمائے۔(الاستیعاب،۳/۲۰۹)

{}جب حضرت امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْه ، حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْه کے پاس آتے تو حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْه انہیں اپنی جگہ بٹھاتے خود سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے، کسی نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، تو کچھ اس طرح فرمایا کہ: (حضرت امام) حسن رَضِیَ اللہُ عَنْه پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہم شکل ہیں (یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْه کی شکل پیارے آقا سے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہت ملتی ہے)، اِس وجہ سے میں اُن کا احترام (respect) کرتا ہوں۔(مراٰۃ المناجیح،۸/۳۸۵ ملخصاً)

{}ایک بار حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْه نے امامِ عالی مقام حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْه کی علمی مجلس کی تعریف کی اور لوگوں کو اُس میں جانے کا کہا۔(تاریخ ابن عساکر،۱۴/۱۷۹ ملخصاً)

{}حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْه نے سالانہ وظائف (مال وغیرہ) دینے کے علاوہ مختلف وقتوں میں حضراتِ حَسَنَین کَرِیۡمَین (یعنی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْه اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْه) کی خدمت میں بہت سے تحفے پیش کئے، یہ بھی محبت کا ایک انداز ہے، آپ نے کبھی پانچ ہزار دینار، کبھی تین لاکھ دِرہم تو کبھی چار لاکھ درہم حتی کہ ایک بار ۴۰ کروڑ تک کا تحفہ پیش کیا۔(سیر اعلام النبلاء،۵/۳۰۹،طبقات ابن سعد،۶/۴۰۹، معجم الصحابہ،۴/۳۷۰،کشف المحجوب،ص۷۷)

---

85 "اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا"

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا "عُتَیبہ" کے نکاح میں تھیں عُتَیبہ ابو لہب کا بیٹا تھا اور عُتَیبہ کا باپ (یعنی ابو لہب) اسلام اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سخت دشمن تھا ،اس نے اپنے بیٹے عُتَیبہ کو کہا کہ تم محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بیٹی کو طلاق دے دو۔ حضرت اُمِّ کلثوم ابھی عُتَیبہ

کے گھر نہ گئیں تھیں، عُتَیبہ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شہزادی کو طلاق دے دی اور بہت غلط باتیں کیں۔

عُتَیبہ کی بے ادبی سے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت تکلیف ہوئی اور بہت زیادہ غم کی وجہ سے آپ کی مبارک زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ: یااللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے (dog) کو اس پر مُسَلَّط فرما دے (یعنی ایسا جانور اس کی طرف بھیج دے جو اسے سزا دے)۔ اس دُعا کے بعد ابو لہب اور عُتَیبہ دونوں تجارت کے لیے ایک قافلہ کے ساتھ ملکِ شام گئے اور راستے میں ایک راہب (یعنی عبادت گزار) کے پاس رات رُکے، راہب نے ان کو بتایا کہ یہاں خطرناک جانور بہت ہیں، احتیاط (caution) سے سوئیں۔ یہ سن کر ابو لہب نے سب سے کہا کہ اے لوگو! محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے میرے بیٹے کے خلاف بد دعا کی ہے۔ لِہٰذا تم لوگ تجارت کا تمام سامان جمع کرکے اس کے اوپر میرے بیٹے کا بستر لگادو اور سب لوگ اس کے ارد گرد (around) چاروں طرف سو جاؤ تاکہ میرا بیٹا درندوں (یعنی جانوروں) کے حملے سے بچا رہے۔ سب نے اُس کی حفاظت (safety) کی پوری کوشش کی لیکن رات میں ایک شیر آیا اور سب کو سونگھتے (smell کرتے) ہوئے عُتَیبہ کے بستر پر پہنچا اور اس کے سر کو چبا ڈالا (chew کر گیا)۔ لوگوں نے شیر کو تلاش کیا مگر کچھ بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ شیر کہاں سے آیا تھا؟ اور کہاں چلا گیا؟

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور آپ کی اولاد کو تکالیف دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ہے۔ **یہ بھی پتا چلا کہ** جن بُرے کاموں کے خلاف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مسجد میں داخل ہو کر منبر شریف پر چڑھتے ہوئے (منبر یعنی ایسی سیڑھیاں، جن پر امام صاحب کھڑے ہو کر جمعے کے دن عربی میں ایک قسم کا بیان کرتے ہیں) فرمایا: "آمین! آمین! آمین!" پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تشریف لے جانے لگے تو عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ہم نے آپ کو ایسا کام کرتے دیکھا جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا تو پیارے

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! جس نے اپنے والدین کو پایا، پھر انہوں نے اسے جنّت میں داخل نہ کرایا (یعنی اپنے والدین کی خدمت کر کے ان سے دعائیں لے کر جنّتی نہ ہوا) تو اللہ پاک اسے اپنی رحمت سے دور اور مزید دور فرمائے ۔ میں نے ” آمین “کہا، دوسرے زینے (stair) پر پہنچا تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی: جس نے رمضان کا مہینا پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی تو اللہ پاک اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے، مزید دور (اور محروم) فرمائے۔ تو میں نے ” آمین “کہا، تیسرے زینے (stair) پر پہنچا تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی: "جس کے سامنے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ذکر ہو اور وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک نہ پڑھے تو اللہ پاک اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے، مزید دور فرمائے۔ ”تو میں نے کہا ” آمین “۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، الحدیث: ۱۷۳۱۴، ج۱۰، ص ۲۵۷)

تعارُف (Introduction):

حضرت اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْھَا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اُمّ المؤمنین حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی شہزادی (یعنی بیٹی) ہیں۔ حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پہلی شادی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے ہوئی تھی لیکن کچھ وقت کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کا انتقال ہو گیا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت اُمِّ کُلثوم سے عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نکاح کر دیا۔ حضرت اُمِّ کُلثوم کی کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔9 سنِ ہجری شعبان کے مہینے میں حضرت اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے وفات پائی اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔ (زرقانی جلد ۳ ص ۱۹۷ تا ۲۰۰) (سیرت مصطفے ۶۹۵ تا ۶۹۷)

---

86 ”اچانک کچھ لوگ آ گئے“

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی دنیا میں آمد سے پہلے کی بات ہے۔ یہودیوں (jews) نے اپنی کتاب میں

آخری نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کی بہت سی نشانیاں (signs) پڑھی تھیں اور ان نشانیوں کی وجہ سے وہ جانتے تھے کہ اب اللہ پاک کے آخری نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) دنیا میں آنے والے ہیں اور جب وہ دنیا میں آئیں گے تو دین اسلام پھیل جائے گا اور ہماری کوئی عزت اور طاقت نہیں رہے گی اس لیے وہ چاہتے تھے کہ ہم اُس خاندان کو ہی ختم کر دیں کہ جس میں سے یہ آئیں گے کیونکہ آخری نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کے خاندان وغیرہ کی نشانیاں بھی وہ اپنی کتاب میں پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب انہوں نے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ آخری نبی جو دنیا میں آنے والے ہیں یہ ان کے والد ہیں۔ اب ان یہودیوں نے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شہید کرنے کی کوششیں شروع کر دیں مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ایک دن پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والد محترم حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ شکار (hunting) کے لئے جنگل میں تشریف لے گئے تو یہودیوں کی ایک بہت بڑی جماعت تلواریں لے کر اس نیّت سے جنگل میں گئی کہ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شہید کر دے مگر اللہ پاک نے اس مرتبہ بھی اپنے کرم سے آپ کو بچا لیا۔ اچانک (suddenly) کچھ ایسے لوگ گھوڑوں پر آگئے جو عرب کے لوگ نہیں تھے، ان لوگوں نے آکر یہودیوں کو بھگا دیا اور حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحیح سلامت (safely) اپنے گھر چلے گئے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی والدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے والد (یعنی ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نانا جان) حضرت وَہب بن مُناف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اُس دن جنگل میں تھے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا، اس لئے ان کو حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بہت محبت ہو گئی اور پکا ارادہ کر لیا کہ میں اپنی پیاری بیٹی (حضرت) آمنہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کی شادی (حضرت) عبد اللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) ہی سے کروں گا۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دادا جان حضرت عبد المطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو شادی کا پیغام (proposal) بھیجا۔ حضرت عبد المطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے پیارے بیٹے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لئے جس طرح کی دلہن چاہیے تھی، وہ سب باتیں حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا میں تھیں لھذا چوبیس (24) سال کی عمر میں حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح ہو گیا۔

(مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ۱۴-۱۲ ملتقطا)

اس سچے واقعے سے پتہ چلا کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والد حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی غیر مسلموں سے حفاظت فرمائی، **یہ بھی معلوم ہوا کہ** اللہ پاک جس کی حفاظت فرمائے اسے کوئی بھی نقصان نہیں دے سکتا۔

تَعَارُف (Introduction):

حضرتِ عبدُ اللہ بن عبدُ المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والد صاحب ہیں، آپ کا نام عبدُ اللہ، کُنْیَت (kunyah) اَبُو محمد، اَبُو اَحمد اور اَبُو قُثَم (یعنی خیر وبرکت والے) ہیں۔ (شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ۱/۱۳۵) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے داداجان حضرت عبد المطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے سب بیٹوں میں سب سے زیادہ پیارے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پیشانی (forehead) میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نور چمک رہا تھا، اس لئے آپ خوبصورت اور اچھے اخلاق والے تھے۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے (یعنی پیدا نہیں ہوئے) تھے کہ والد صاحب حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تجارت (trade) کے لئے ملکِ شام گئے۔ وہاں سے واپسی پر مدینۂ پاک میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گئے۔ وہاں جاکر آپ بیمار رہے اور ایک ماہ بیمار رہ کر پچیس (25) سال کی عمر میں وفات پا گئے اور وہیں "دارِ نابِغہ" (مدینہ پاک) میں دفن ہوئے۔ (مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ۱۴-۱۲ ملتقطا)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان:

روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی وفات پر فرشتوں کو غم ہوا اور انہوں نے اللہ پاک سے عرض کی کہ یا اللہ! تیرے نبی یتیم (orphan) ہوگئے۔ اللہ پاک نے فرمایا: میں اس کی مدد اور حفاظت کرنے والا ہوں۔ (زرقانی علی المواہب ج۱، ص۱۰۱، مدارج جلد ۲، ص ۱۴ ملتقطا)

"پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد صاحب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ"

{} حضرتِ عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد ہیں اور دادا جان حضرتِ عبدُ المُطّلب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں جو کہ مکّے میں قبیلہ قریش کے راہنما(guide) اور بنو ہاشم کے سردار(leader) تھے ان کا اصل نام شَیبَہ ہے اور لوگ ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے انہیں شَیْبَۃُ الْحَمْدْ(تعریف کے قابل بزرگ) کہتے تھے۔(مدارج النبوۃ،۲/۱۲ ملخصاً) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دادی جان کا نام فاطمہ بنتِ عمرو ہے۔(تاریخ طبری،۲/۲۳۹۰)

{} حضرت عبد المطلب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسی بات کو پورا کرنے کے لئے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور سو اونٹوں کا قُرعہ(draw) ڈالا تو اونٹوں کے نام قُرعہ نکلا(یعنی اب اونٹ ذبح کیے جائیں گے اور حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کچھ نہیں ہوگا)۔وہاں موجود قریش اور دوسرے لوگوں نے حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مبارک دی۔حضرت عبد المطّلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا کہ اللہ کی قسم! جب تک تین بار اونٹوں کا نام نہیں نکلے گا تب تک میں اس قُرعہ کو نہیں مانوں گا تو آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا اور ہر مرتبہ اونٹوں کا ہی قُرعہ نکلا۔(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، ص ۶۴) تب حضرت عبد المطّلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تکبیر کہی (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہا) اور (مکّے شریف کے دو پہاڑ) صفا و مروہ کے درمیان اونٹوں کو لے جاکر قربان کر دیا۔حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ ان دنوں یہ اصول تھا کہ ایک جان کے بدلے دس اونٹ دیئے جائیں۔حضرت عبد المطلب پہلے شخص ہیں جنھوں نے ایک جان کے بدلے سو(100) اونٹ دیے۔جس کے بعد عرب میں بھی ایسا ہی ہونے لگا(یعنی سو اونٹ دیے جانے لگے)۔(طبقات ابن سعد،۱/۷۲)

{} حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مدینے پاک میں دفن کیا گیا۔نوائے وقت اخبار 21 جنوری 1978ء کے مطابق مدینۂ منوّرہ میں مسجدِ نبوی کی مزید تعمیر(construction) کے سلسلہ میں کی جانے والی کھدائی کے دوران سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والدِ صاحب حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبر کُھل گئی تو آپ کا جسمِ مبارک جس کو دفن ہوئے چودہ سو(1400) سال سے زیادہ وقت ہو چکا تھا، بِالکل صحیح حالت میں موجود

تھا۔

{} مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مدینہ شریف حاضر ہوا وہاں 29 نومبر 1994ء کو مدینہ پاک کی تعمیرات (construction) کرنے والے عبد اللطیف سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد صاحب حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا جسم شریف، دوسری جگہ دفن کرنے کے لیے لیا گیا تو ہم نے بھی کچھ دور سے دیکھا کہ کفن مبارک بھی بالکل صحیح ہے، کوئی داغ بھی نہیں تھا اور ایسی خوشبو آ رہی تھی کہ بتا نہیں سکتے۔ (فضائل سیدہ آمنہ، ص ۴۱)

{} اب آپ کا مزارِ شریف دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع میں (جو کہ مدینے میں مسجد نبوی کے ساتھ) ہے۔

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی	جنّتی جنّتی
ہر زوجہء نبی	جنّتی جنّتی
سب اولادِ نبی	جنّتی جنّتی
والدینِ نبی	جنّتی جنّتی

---

88 ”حضرت زینب کی ہجرت“

حضرت زَینَب رَضِیَ اللہُ عَنْھا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی، خالہ زاد بھائی (cousin) ابُو الْعَاص سے ہوئی۔ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے نبی ہونے کا اعلان فرمایا تو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تمام اولاد آپ پر ایمان لائیں مگر ابُو الْعَاص اُس وقت

مسلمان نہ ہوئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب لوگوں کو اسلام کی طرف بُلانا شروع کیا تو قریش نے آپس میں کہا کہ محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بیٹیوں سے رشتے ختم کرو اور ان کو تکلیف دو۔ ابُو العَاص نے قریش کے کہنے پر حضرت زینَب کو طلاق نہ دی (ایک وقت کے بعد جب وہ اسلام لے آئے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت زَینَب کو ان کے پاس بھیج دیا)۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے حضرت زَینَب رَضِیَ اللہُ عَنْھا اونٹ پر بیٹھ کر مکّے شریف سے مدینہ پاک جانے کے لیے، شہر سے باہر نکلیں تو کچھ غیر مسلم آپ کے پیچھے آگئے اور کچھ دور جاکر رستہ روک لیا۔ ایک شخص نے حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو ڈرایا تو وہ اونٹ سے گر گئیں۔ اسی تکلیف کے ساتھ آپ کا سفر جاری رہا اور آپ مدینہ پاک پہنچ گئیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس بات سے بہت تکلیف ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: یہ (حضرت زینب) میری بیٹیوں میں بہت فضیلت والی ہے کہ انھوں نے میری طرف ہجرت کرنے (یعنی نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم پر مکّے پاک سے مدینہ شریف آنے) میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ (شرح الزرقانی مع المواھب اللدنیۃ، ج۴، ص ۳۱۸۔ ۳۲۲ ملخصاً)

اس حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی بیٹیوں بلکہ اُن کے بچوں سے بھی بہت محبت اور پیار فرماتے تھے اور ان کی تکالیف و پریشانیوں پر آپ کو بھی تکلیف ہوتی۔ **یہ بھی معلوم ہوا کہ** مسلمان مردوں کے علاوہ خواتین نے خصوصاً پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آل اور اولاد نے بھی دینِ اسلام کے لیے بہت تکلیفیں اُٹھائیں اور قربانیاں دیں۔

تَعَارُف (Introduction):

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹیوں میں سب سے بڑی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھا تھیں۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے 8 سنِ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اُمّ اِیمن اور اُمّ سَلَمہ نے انہیں غسل دیا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے دو بچے تھے، ایک لڑکا جن کا

نام ”علی“ اور ایک لڑکی ”اُمامہ“ تھی۔ (شرح الزرقانی مع المواهب اللدنية، ج۴، ص۳۱۸۔۳۲۲ ملخصاً)

جنّتی شہزادی رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان:

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن کسی نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تحفے میں ایک سونے کا ہار دیا۔ ازواجِ مطہرات (یعنی اُمھات المؤمنین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ سب ایک گھر میں جمع تھیں (حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بیٹی حضرت) اُمامہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) گھر کے ایک کونے میں مِٹّی سے کھیل رہی تھیں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہم سب سے پوچھا کہ یہ ہار (necklace) کیسا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اس سے زیادہ خوبصورت ہار ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ پھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھے جس سے سب سے زیادہ محبت ہے، میں اُسے یہ ہار دوں گا۔ ازواج مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ سمجھیں کہ یہ ہار حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو ملے گا مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (حضرت) اُمامہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کو بلایا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے وہ ہار ان کے گلے میں ڈال دیا۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بیٹی حضرت امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بھی بہت محبت فرماتے تھے۔جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز پڑھتے تو حضرت امامہ آپ کے کندھے (shoulder) پر آجاتیں تھیں، جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رکوع میں جاتے تو اتار دیتے لیکن جب سجدے میں جاتے تو وہ دوبارہ آپ کے کندھے پر آجاتیں۔ (شرح العلامة الزرقانی، ج۴، ص۳۱۸۔۳۲۱ ملخصاً)

----

89 ”حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا“

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری امّی جان حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ایک مرتبہ اپنے رشتہ داروں کے گھر مدینہ پاک گئیں، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی ساتھ تھے ۔ مدینے پاک سے واپسی پر مقام ابواء میں بیمار ہوگئیں۔ اس بیماری میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (جن کی عُمر شریف پانچ سال تھی) اپنی والدہ صاحبہ حضرت

آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کا سر دباتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آنسو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے چہرے پر گرے تو آنکھ کھولی اور اپنے دوپٹے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آنسو پونچھ کر بولیں دنیا مرے گی مگر میں کبھی نہیں مروں گی کیونکہ میں تو تم جیسا بیٹا چھوڑ رہی ہوں جس کی وجہ سے مشرق (east) اور مغرب (west) میں (یعنی ہر جگہ) میرا ذکر ہو گا (I will mentioned)۔ (مراۃ، ج۲، ص ۹۸۵، مُلخصاً) اس کے بعد فرمایا: ہر نئی چیز کو پرانا ہونا ہے، کوئی کیسا ہی بڑا ہو ایک دن ختم ہو جائے گا اور ہر زندے کو مرنا ہے۔ میں کیسی بڑی بھلائی (برکت والے کو) چھوڑ کر جارہی ہوں اور کیسا پاک (بیٹا) مجھ سے پیدا ہوا، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (لمواہب اللدنیۃ المقصد الاول ذکر وفاۃ آمنۃ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۷۰۔۱۶۹، مُلتقطاً) یہ کہا اور انتقال ہو گیا۔

اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے آپ کی والدہ کی بہت بڑی شان ہے۔ اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے، حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کا نام قیامت تک رہے گا۔

تعارُف (Introduction):

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے والد وَہب بن عبدِ مَناف رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اپنی بیٹی (حضرت) آمنہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا) کی شادی (حضرت) عبدُاللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کروادی اور یوں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور، آپ کے پاس آگیا۔ (مدارج النبوۃ، ۲/ ۱۲۔۱۳ ماخوذاً) اعلیٰ حضرت کچھ اس طرح فرماتے ہیں: عرب میں بلکہ پوری دنیا میں کتنی تاج (crown) والی ملکائیں (queens) آئیں مگر اُن کا نام بھی باقی نہ رہا۔ مگر میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی والدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی شان یہ ہے کہ ہر طرف محفلوں میں آپ کا ذکر ہے، زمین و آسمان میں آپ کا ذکر ہے اور یہ ذکر ہمیشہ رہے گا۔ (فتاوی رضویہ جلد ۳۰، ص ۳۰۳ ماخوذاً)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی شان:

صلح حدیبیہ (یعنی ایک مرتبہ غیر مسلموں سے کچھ باتوں کا مُعاہدہ (agreement) کرنے کے بعد)، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہزار (1000) صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کے ساتھ اپنی والدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے مزار شریف پر تشریف لے گئے۔ (مرقاۃ، مُلخصاً) وہاں جاکر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں

میں آنسو(tears) آگئے کہ آج وہ زندہ ہوتیں اور ہم سب کو دیکھتیں تو انہیں خوشی ہوتی۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام(رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ) بھی رونے لگے۔(مراۃ،ج۲،ص۹۸۵،مُلخصاً)

----

90 "پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی والدہ صاحبہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا"

{} حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کو حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی والدہ بننے کی سعادت ملی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے والد کا نام وَہب بن عبدِ مَناف اور والدہ کا نام بَرَّہ تھا۔(دلائل النبوۃ،۱/۱۸۳) {} پیارے آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی اکلوتی اولاد(یعنی آپ اُن کے ایک ہی بیٹے) تھے(طبقات ابن سعد،۱/۷۹) {} حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بہت نیک، شریف، پاکی کا خیال رکھنے والی، عزت والی اور اللہ پاک پر ایمان رکھنے والی عورت تھیں۔(دلائل النبوۃ،۱/۱۰۲ملخصًا)

{} آپ رضی اللہ عنھا حضرت عبدُ المُطَّلِب اور حضرت اُمِّ اَیْمَن کے ساتھ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہوا کرتیں۔ ایک مرتبہ واپس آتے ہوئے مقامِ اَبْواء(مدینے پاک سے مکّہ شریف کے راستے میں آنے والے مقام) پر وفات پاگئیں اور اسی جگہ پر آپ کو دفن کیا گیا۔(انساب الاشراف،۱/۱۰۳)

{} حضرت آمِنہ رضی اللہ عنھا نے انتقال کے وقت اپنے پیارے بیٹے محمد مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم(جن کی عُمر اس وقت تقریباً پانچ(5) سال کی تھی) کی طرف محبّت بھری نظر سے دیکھا پھر ارشاد فرمایا:

اے پاک لڑکے! **اللہ** تجھ میں بَرَکت رکھے۔ اے اُن(یعنی حضرت عبد اللہ) کے بیٹے! جو بڑے انعامات دینے والے بادشاہ یعنی اللہ پاک کی مدد سے(مکّہ شریف میں) موت سے بچ گئے۔ جب صُبْح کو قُرعہ(draw) ڈالا گیا تو سو(100) بڑے اُونٹ ان کے جگہ پر قُربان کئے گئے۔ اے میرے بیٹے! میں نے جو خواب دیکھا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو پھر تو عزت والے ربّ(یعنی اللہ پاک) کی طرف سے سب لوگوں اور ساری مخلوق کے لیے "نبی" بنایا جائے گا۔ تو حرم(یعنی مکّہ پاک وغیرہ) اور اس کے علاوہ دیگر جگہوں میں اسلام

کی دعوت (اسلام پھیلانے) کے لئے بھیجا جائے گا۔ اور اسلام وہی دین ہے کہ جو تیرے نیک والد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دین ہے۔ تو میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں (کی عبادت) سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان (بتوں سے) دوستی نہ کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۳۰۱ ملخصاً)

{} آج بھی عاشقانِ رسول آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے مزار شریف، مقامِ اَبْواء پر حاضری دیتے ہیں، لیکن وہاں باقاعدہ مزار شریف بنا ہوا نہیں اور جانے کا بھی باقاعدہ راستہ نہیں ہے۔

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی	جنّتی جنّتی
ہر زوجہءِ نبی	جنّتی جنّتی
سب اولادِ نبی	جنّتی جنّتی
والدینِ نبی	جنّتی جنّتی